تشبہ بالکفار کے بارے میں فقہا کی آراء کا تحلیلی جائزہ

ساتویں قسط

ریسرچ اسکالر: اللہ دتہ

تشبہ کی مشروعیت وممنوعیت

تشبہ بالکفار کی بہت سی شکلیں اور صورتیں ہیں اور ہر صورت کے لحاظ سے اس کے احکام جدا ہیں تشبہ کے احکام کے ضمن میں اس کی کچھ وضاحت ہم پہلے کر چکے ہیں لیکن تشبہ نہ تو ہر صورت میں ناجائز ہے اور نہ ہر صورت جائز ہے بلکہ اس میں پائی جانے والی علت کے لحاظ سے اس کا حکم ہے چنانچہ امام ابن صلاح لکھتے ہیں:

التشبہ بالکفار قدیکون مکروھاوقدیکون حراماوذلک علی حسب الفحش فیہ قلة وکثرة واللہ اعلم ۲۵۲ ۔

کفار سے مشابہت کبھی کبھی مکروہ ہوتی ہے اور کبھی حرام ہوتی ہے اور یہ اس کے اندر فحش کی قلت اور کثرت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ تشبہ کی کوئی سی بھی صورت ہو، ناجائز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے ورنہ اللہ کے نبی ﷺ بھی اہل کتاب کی طرح انگوٹھیوں کی طرح انگوٹھی نہ بنواتے 'ایرانیوں کی طرح خندق نہ کھدواتے 'رومیوں کی طرح مسجد میں منبر نہ رکھواتے اسی لیے علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ وہی تشبہ ناجائز ہے جو کفار کی بدعقیدگی پر مشتمل ہو ورنہ جائز ہے ۲۵۳ ۔ اوپر اس سے متعلق کچھ احادیث اور فقہی روایات ذکر کی جا چکی ہیں ۲۵۴ ۔ پھر اس طرح کے معاملات میں مشابہت کوئی معنی نہیں رکھتی اس لیے کہ یہ ساری کی ساری اشیا مسلمانوں کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور کفار کو تو بطور تابع مل رہی ہیں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

{قل من حرم زینۃاللہ التی اخرج لعبادہ والطیبت من الرزق قل ھی للذین آمنوافی الحیوۃالدنیاخالصۃیوم القیمۃ کذلک نفصل الایت لقوم یعلمون}۲۵۵۔

پوچھوتو کہ جوزینت (وآرائش)اورکھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں خدانے اپنے بندوں کے لیے پیداکیں اس کوحرام کس نے کیاہے کہہ دو یہ چیزیں دنیاکی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں اورقیامت کے دن خاص انہیں کاحصہ ہوں گی۔اسی طرح خدااپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کربیان فرماتاہے۔

اس آیت کے تحت تفسیرالقرآن العظیم میں ہے''کھانے پینے پہننے کی ان بعض چیزوں کوبغیراللہ کے فرمائے حرام کرلینے والوں کی تردیدہورہی ہے اورانہیں ان کے فعل سے روکاجارہاہے۔یہ سب چیزیں اللہ پرایمان رکھنے والوں اوراس کی عبادت کرنے والوں کے لئے ہی تیارہوئی ہیں گودنیامیں ان کے ساتھ اورلوگ بھی شریک ہیں لیکن پھرقیامت کے دن یہ الگ کردیئے جائیں گے اورصرف مومن ہی اللہ کی نعمتوں سے نوازے جائیں گے''۔۲۵۶۔

اس آیت کے تحت تفسیرنسفی میں بتایاجارہاہے کہ تمام حلال زینت مسلمان کے لئے ہے کافرکوتبعاملتی ہے{قل ھی للذین امنوافی الحیوۃالدنیا}(آپ کہہ دیجئے۔یہ چیزیں دنیوی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں)ان کے لیے خالص نہیں کیونکہ مشرکین ان چیزوں میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔{خالصۃیوم القیمۃ}(خالص ہونگی قیامت کے دن)ان کے ساتھ اورکوئی شریک نہ ہوگا۔یہاں اس لئے یہ نہیں فرمایاللذین امنواولغیرھم تاکہ بتلادیاجائے کہ یہ اصل میں ایمان والوں کے لئے پیداکی گئی ہیں اورکفارکوبطورتابع مل رہی ہیں۔''۲۵۷۔

تفسیرمظہری میں قاضی ثناءاللہ پانی پتی فرماتے ہیں:''یہ چیزیں اس طورپرکہ قیامت کے دن بھی خالص رہیں دنیوی زندگی میں خاصل اہل ایمان کے لئے ہیں یعنی یہ لباس آرائش اورپاک لذیذکھانے پینے کی چیزیں دنیامیں اہل ایمان کے لئے پیداکی گئی ہیں کہ وہ ان سے فائدہ اندوزہوں اوران کواستعمال کرکے اللہ کی عبادت کے لئے جسمانی طاقت حاصل کریں اوراللہ کاشکراداکریں۔براہ راست کافروں کے لئے ان کونہیں پیداکیاگیا۔مسلمانوں کے ساتھ کافروں کوان نعمتوں میں اللہ نے بطورآزمائش شریک بنادیاہے تاکہ ان کوڈھیل ملتی رہے۔خالصۃ سے یہ مرادہے کہ قیامت کے دن یہ نعمتیں ہرکدورت وآلائش (خوف انقطاع)اورغم سے پاک صاف ہوں گی دنیامیں ضروریہ کدورت

آمیز اور غم آگیں ہیں یا خالصۃ کا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن یہ صرف اہل ایمان کو ملیں گی کافر محروم رہیں گے (اگرچہ دنیا میں دونوں مشترک ہیں) ۲۵۸۔

تفسیر درمنثور میں ہے "امام عبد بن حمید اور ابوالشیخ نے ضحاک رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ انہوں نے لفظ آیت {قل هي للذين امنوا في الحيوة الدنيا خالصة يوم القيمة} کے بارے میں فرمایا کہ مشرک لوگ ایمان والوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں دنیاوی زندگی کی رونق میں اور یہ صرف قیامت کے دن ایمان والوں کے لئے ہوں گی۔ سوائے کافروں کے (کہ مشرکین کو کوئی حصہ نہیں ملے گا) ۲۵۹۔

مولانا صلاح الدین یوسف صاحب اپنے تفسیری حواشی میں لکھتے ہیں: "اللہ تعالی نے فرمایا لوگوں کی زینت کے لئے (مثلا لباس وغیرہ) اور کھانے کی عمدہ چیزیں بنائی ہیں۔ گو کفار بھی ان سے فیض یاب اور فائدہ اٹھالیتے ہیں بلکہ بعض دفعہ دنیوی چیزوں اور آسائشوں کے حصول میں وہ مسلمانوں سے زیادہ کامیاب نظر آتے ہیں لیکن یہ بالتبع اور عارضی ہے جس میں اللہ تعالی کی تکوینی مشیت اور حکمت ہے تاہم قیامت والے دن یہ نعمتیں صرف اہل ایمان کے لیے ہوں گے کیونکہ کافروں پر جس طرح جنت حرام ہوگی اسی طرح ماکولات و مشروبات بھی حرام ہوں گے۔ ۲۶۰۔

مولانا نور اللہ نعیمی کہتے ہیں کہ موجودہ دور میں کونسی باتیں تشبہ کے دائرہ کار میں آتی ہیں اور کون سی اس بحث سے خارج ہیں اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے ذمہ دار علماء کرام محض اللہ کے لیے نفسانیت سے بلند و بالا سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایسے جزئیات کے فیصلے کریں مثلا یہ کہ وہ لباس جو کفار یا فجار کا شعار ہونے کے باعث ناجائز تھا کیا اب بھی شعار ہے تو ناجائز ہے یا اب شعار نہیں رہا تو جائز ہے مگر بظاہر یہ توقع تمنا کے حدود طے نہیں کرسکتی اور یہی انتشار آزاد خیالی کا باعث بن رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون" ۲۶۱۔ نیز فتاوی عالمگیری میں ہے کہ بہت سی چیزیں زمان و مکان کے بدلنے سے بدل جاتی ہیں۔ ۲۶۲۔ احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ کسی طائفہ باطلہ کی سنت (عادت) جبھی تک لائق احتراز رہتی ہے کہ وہ ان کی سنت (عادت) رہے اور جب ان میں سے رواج اٹھ گیا تو ان کی سنت (عادت) ہونا ہی جاتا رہا، احتراز کیوں مطلوب ہوگا۔ ۲۶۳۔

عصر حاضر میں تشبہ بالکفار کی مثالیں اور احکام

موجودہ دور میں کفار کے ساتھ ہر ایک معاملے میں مشابہت کو اختیار کیا جارہا ہے اس باب میں چند ایسے

☆ عام کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ عام مخصوص البعض۔ ۲۔ عام غیر مخصوص البعض۔ ☆

مسائل کو بھی بیان کیا جارہا ہے کہ جن پر اب جواز کا فتوی دیا جارہا ہے چنانچہ یہاں ان کا ذکر دلچسپی اور افادے سے خالی نہ ہوگا اس کو پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اسلاف کس حد تک مشابہت کفار سے اجتناب کرتے تھے۔تاہم حاشیے میں یا متن میں ہی ان کے جواز کی وضاحت کردی گئی ہے۔

عقیدہ میں تشبہ کا حکم

عقیدہ دین کی اساس کی حیثیت رکھتا ہے کوئی بھی دین دوسرے دین سے مشابہت کو پسند نہیں کرتا اور عقیدہ میں مشابہت تو کسی بھی صورت میں قبول نہیں ہے علماء نے عقیدہ میں کفار سے مشابہت کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے :"اور ہمارے زمانے میں ایک بات بہت شائع ہوگئی ہے اور بہت سی مسلمانوں کی عورتیں اس میں مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب بچوں کے چیچک نکلتی ہے تو اس چیچک کے نام پر دیبی یا بھوانی ماتا ایک مورت مقرر کی ہوئی ہے کہ اس کو پوجتے ہیں اور بچوں کے اچھے ہوجانے کی اس سے دعا کرتے ہیں اور اعتقاد کرتے ہیں کہ یہ پتھر ان کو اچھا کردیتا ہے تو یہ عورتیں اس فعل و اس اعتقاد سے کافر ہوجاتی ہیں اور ان کے شوہر جو ان کے فعل سے رضامند ہیں وہ بھی کافر ہوجاتے ہیں اور جو رضامند نہیں ہیں ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرے اسی جنس سے یہ ہے کہ پانی کے کنارے جاتی ہیں اور اس پانی کو پوجتی ہیں اور جو نیت رکھتی ہیں اس کے موافق اس پانی کے کنارے بکرے کو ذبح کرتی ہیں یہ پانی کے پوجنے والی اور بکرے کو ذبح کرنے والی سب کافر ہیں اور یہ بکری مردار ہوجاتی ہے اس کا کھانا روا نہیں ہے اور اسی طرح جو گھروں میں ایک صورت بنالیتی ہیں جیسے بت پرستوں کے پوجا کا معمول ہے اس کی پرستش کرتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے وقت شنگرف سے نقش کرتی ہیں اور روغن ڈالتی ہیں اور اس کو بنام بھوانی کہتی ہیں اور پوجتی ہیں اور مثل اس کے جو باتیں کرتی ہیں ان سب سے کافر ہوجاتی ہیں اور اپنے شوہروں سے بائن ہوجاتی ہیں۔" ۲۶۴۔

یونہی ایک سوال مفتی جلال الدین الامجدی سے پوچھا گیا کہ ہندہ نے اپنے بچے کے چیچک نکلنے پر دیوی پاٹن (جو اہل ہنود کا تیرتھ استھان ہے) آنکھ چڑھاؤں گی۔منظور قدرت بچہ شفا پا گیا اب شوہر اور زوجہ دونوں مندر گئے اور اپنی منت کا چڑھاوا چڑھایا۔ان کے بارے میں حکم شرعی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:"ان دونوں کو کلمہ پڑھا کر توبہ و تجدید ایمان کرایا جائے پھر سے ان کا نکاح پڑھایا جائے اور آئندہ اس قسم کی منت نہ ماننے کا ان سے عہد لیا جاوے اور پھر ان کو میلاد شریف و قران خوانی

کرنے غربا ومساکین کوکھانا کھلانے اور مسجد میں لوٹا وچٹائی رکھنے کی تلقین کی جائے۔" ۲۶۵۔

مولانا احمد رضاخان صاحب سے سوال ہوا کہ بعض لوگ جناب پیران پیر کا پیوند دیتے ہیں کیفیت اس کی اس طرح ہے کہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اس کا نام پیوندی رکھتے ہیں اور جب سال کا ہوا اس کے گلے میں ہنسلی ڈال دیتے ہیں اور اس طرح دوسرے برس ۱۴ یا ۱۵ سال تک جب وہ لڑکا اس عمر تک پہنچادے وہ ہنسلیاں اور لڑکے کی قیمت کرواکے اس کا دسواں حصہ جناب پیران پیر کے نام سے دیتے ہیں اور اعتقاد یہ ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے لڑکا جیتا رہتا ہے اور ایسا ہی جانوروں اگر بیل ہے یا بھینسا ہے تو اسے ہل جوتنے کے وقت اور اگر مادہ ہے تو اس کے بیاہنے کے وقت قیمت کا دسواں حصہ دیتے ہیں اس کے متعلق حکم شرعی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"لڑکے کے قیمت کرنی جہالت ہے اور یہ اعتقاد کہ ایسا کرنے سے لڑکا جیتا ہے اگر اس معنی پر سمجھے ہیں کہ یوں کرینگے تو جئے گا ورنہ مرجائے گا تو سخت جہل بے بہودا اعتقاد مردود ومشابہ خرافات ہنود وغیرہم کفار عنود ہے۔ ۲۶۶۔

نیز اسی فتوی میں ہے کہ وہ لوگ درختوں کو پیر صاحب کا کرکے اس کا جلانا اور دیگر استعمال میں لانا حرام سمجھتے ہیں حتی کہ وہ بودا ہوکر گر پڑے اور پڑا پڑا بودا ہوجائے اور کھیتوں سے بھی حصہ پیر صاحب کے نام دیتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق حکم شرعی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: درختوں کو رب خواہ عبد کسی کے نام کا ٹھہرا کران کا جلانا اور صرف میں لانا حرام سمجھنا اپنی طرف سے شریعت جدیدہ نکالنا اور بحیرہ وسائبہ مشرکین کی پیروی کرنا ہے جس پر ردوانکار شدید خود قرآن مجید میں موجود۔

وقال تعالی {وقالوا هذه انعام وحرث حجر لایطعمهآ الامن نشآء بزعمهم} الی قوله تعالی "{سیجزیهم بما کانوا یفترون} ۲۶۷۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: اور مشرک اپنے خیال میں کہنے لگے یہ چوپائے اور کھیتی جن کی بندش کردی گئی ہے ان کو وہی کھائے گا یا کھاسکے گا جسے ہم چاہیں اللہ تعالی کے اس ارشاد تک: عنقریب اللہ تعالی انھیں سزا دے گا اس جھوٹ کی جو وہ بناتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں پر ایسی بدعت شنیعہ باطلہ سے احتراز فرض ہے اللہ تعالی سے ڈریں اور جلد توبہ کریں۔ کھیت میں سے حضور پر نور رضی اللہ تعالی عنہ کے نام پاک پر حصہ دینا اگر یوں ہے کہ حضور کو اس حصہ کا مالک سمجھا جاتا ہے یا اس دینے سے تصدق لوجہ اللہ منظور نہیں بلکہ حضور کی طرف تقرب بالذات مقصود یا یہ سمجھتے ہیں کہ یوں نہ کریں گے تو حضور معاذ اللہ ناراض ہو کر مضرت دیں گے کوئی بلا پہنچے گی تو یہ سب اعتقاد باطلہ وفاسدہ وبدعات سیئہ ہیں۔" ۲۶۸۔

☆ مقید کیا ہے؟ مقید وہ ہے جس میں ذات کے ساتھ صفت کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے ☆

اسی فتوی میں ہے کہ اور نیز بودی یعنی چوٹی مثلاً قوم ہنود بچوں کے سروں پر رکھتے ہیں اگر پوچھا جائے یہ کیا ہے تو پیر صاحب کی بودی بتلاتے ہیں اور ایسے ہی مدار پیر کی چٹا پھر مدت معہود کے بعد اسے پیر صاحب کی منت دے کر نہایت ادب کے ساتھ اپنی رسمیں پوری کر کے منڈواتے ہیں اور جو شخص اس دسوندھی بچہ وغیرہ کی قیمت پاتا ہے اس قیمت اور ہنسلیاں کے دسویں حصہ سے نیاز لیتا ہے آیا ایسے شخص کی امامت اور بیعت درست ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق حکم شرعی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''لڑکوں کے سر پر چوٹی رکھنی ناجائز اور فعل مذکور رسوم ملعونہ کفار سے تشبہ ہے جس سے احتراز لازم۔ جو شخص اپنے احوال مذکورہ بروجوہ مذمومہ سے صدقہ لیتا ہے اگر ان اعتقادات باطلہ میں ان کا شریک تو خود بھی فاسق ومبتدع ہے جس کی امامت مکروہ اور اس کے ہاتھ پر بیعت جہالت ورنہ ان کے لینے سے احتراز چاہئے مگر ان کے فسق وبدعت کا وبال اس کے سر نہ ہوگا۔

قال تعالی {لاتزر وازرۃ وزر اخری}۲۶۹۔

اللہ تعالی نے فرمایا: کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔''۲۷۰۔

عبادات میں تشبہ کا حکم

نماز نہ پڑھنا

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سے سوال ہوا کہ جس شخص کی زوجہ نماز نہ پڑھتی ہو تو اس کی اولاد حرامی ہے یا نہیں جواب دیا کہ اگرچہ ایسے شخص کی اولاد حرامی نہ ہوگی اس لیے کہ جمہور کا مذہب یہی ہے لیکن کچھ علماء کے نزدیک تارک الصلوۃ کافر ہے (کیونکہ یہ تشبہ ہے کفار کے ساتھ) اس لیے ان کے نزدیک نکاح ٹوٹ جائے گا اس کے بعد جو وطی کرے گا حرام ہے اور جو اولاد ہو ولد الحرام ہے۔۲۷۱۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ ۲۷۲۔ مسلمان اور کافر کے درمیان نماز کا فرق ہے۔

چنانچہ نماز کا اہتمام پوری لگن کے ساتھ کرنا چاہیے تاکہ اس وعید سے بچا جا سکے۔

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا

علامہ کاسانی نماز کے مستحبات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''وہ اپنے ہاتھ اپنے پہلو میں نہ رکھے اس لیے کہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ بقول بعض یہ اہل دوزخ

کے آرام کا انداز ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ شیطان کو جب آسمان سے اتارا گیا تو وہ اسی حالت میں تھا اور کافروں یا ابلیس کے ساتھ چونکہ نماز سے باہر بھی مشابہت اختیار کرنا مکروہ ہے۔ لہذا نماز میں تو بدرجہ اولی مکروہ ہوگی نیز ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پہلو میں ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہمیں یہودیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ۲۷۳۔

نماز میں اقعاء کی حالت میں بیٹھنا

علامہ کاسانی نماز میں حالت اقعا میں بیٹھنے کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''وہ نماز میں حالت اقعا میں (کتے کی مانند) نہ بیٹھے۔ اس لیے کہ حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ مجھے میرے پیارے دوست نے تین باتوں سے منع کیا: یہ کہ میں مرغ کی طرح ٹھونگے نہ ماروں' یہ کہ کتے کی طرح نہ بیٹھوں اور یہ کہ لومڑی کی طرح ٹانگیں بچھا کر نہ بیٹھوں۔ اقعاء کی تشریح میں اختلاف ہے الکرخی فرماتے ہیں اقعاء پاؤں کو کھڑا رکھنا اور سرین پر بیٹھنا ہے۔ کہ یہی شیطانی عقب (اس کے بیٹھنے کا طریقہ) ہے جس سے حدیث میں ہمیں منع کیا گیا ہے۔ امام الطحاوی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اپنی سرین پر بیٹھنا' گھٹنوں کو کھڑا کرنا اور رانوں کو پیٹ پر رکھنا ہے کیونکہ یہی طریقہ کتے کے بیٹھنے کے زیادہ مشابہ ہے' علاوہ ازیں اس لیے کہ اس سے مسنون طریقے سے جلسہ کرنے کا ترک لازم آتا ہے لہذا ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ ۲۷۴۔

علامہ کاسانی لکھتے ہیں: ''اور اگر اس نے چہرے کو کپڑے کے ساتھ ڈھانپا تو اس نے گویا مجوسیوں کی مشابہت اختیار کر لی اس لیے کہ وہ آگ کی عبادت کرتے ہوئے منہ پر کپڑا لپیٹ لیتے ہیں اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے البتہ اگر منہ ڈھانپنا جماہی روکنے کے لیے ہو تو مضائقہ نہیں۔ ۲۷۵۔

بالوں کی چوٹی باندھ کر نماز ادا کرنا

بالوں کی چوٹی باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ حضرت رفاعہ بن رافع سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت حسن بن علی کو دیکھا کہ وہ سر پر بالوں کی چوٹی باندھ کر نماز ادا کر رہے ہیں تو انہوں نے ان کے بالوں کی گرہ کھول دی حضرت حسن نے ان کی طرف غصہ سے دیکھا تو انہوں نے فرمایا اے نواسہ رسول مجھ پر غصہ ہونے کے بجائے اپنی نماز کی طرف توجہ فرمائیے اس لیے کہ میں نے نبی

☆ جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنی کو ترجیح حاصل ہوجائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

اکرم ﷺ کو اس سے منع کرتے ہوئے دیکھا ہے۔اور آپ اسے شیطان کا حصہ (کفل) قرار دیتے تھے۔دوسری روایت کے مطابق آنحضور نے بندے کی نماز میں اسے شیطان کی مقعد قرار دیا۔چوٹی باندھنے (عقص) کا طریقہ یہ ہے کہ سر کے بالوں کو گھما کر سر کے اردگرد لپیٹ لیا جائے۔جس طرح کہ عورتیں کرتی ہیں یا سر کے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے انہیں سر کے پیچھے باندھ لیا جائے۔۲۷۶۔

اعتجار

علامہ کاسانی لکھتے ہیں:''اور اعتجار کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی مکروہ ہے اس لیے کہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اعتجار سے منع فرمایا۔فقہاء کے مابین اعتجار کی تشریح میں اختلاف ہے۔بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اعتجار یہ ہے کہ رومال سر کے اردگرد لپیٹ لے لیکن سر کا کچھ حصہ درمیان میں برہنہ چھوڑ دے یہ طریقہ اہل کتاب کے مشابہ ہے۔۲۷۷۔

کرسی پر نماز

کرسی پر نماز پڑھنے سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں مولانا نازین الاسلام قاسمی صاحب نائب مفتی دارالعلوم دیوبند نے ایک مفصل فتوی تحریر کیا ہے۔اس فتوی کی مولانا حبیب الرحمن صاحب' مولانا فخر الاسلام صاحب اور مولانا محمود حسن بلند شہری نے تائید وتصدیق کی ہے اس فتوی میں آپ نے کرسیوں کو مسجد میں لانے کی ایک وجہ یہ بھی تحریر کی ہے کہ''بلا ضرورت کرسیوں کو مسجد میں لانے سے اغیار کی عبادت گاہوں سے مشابہت ہوتی ہے اور دینی امور میں ہم کو غیروں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔۲۷۸۔ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:''کرسیوں کا استعمال کراہت سے خالی نہیں کیونکہ اس میں بلا ضرورت صفوف میں خلل' اغیار کی عبادت گاہوں سے مشابہت اور مسنون طریقہ کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو تب کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔۲۷۹۔

محراب میں امام کا نماز پڑھانا

مفتی رشید احمد صاحب محراب میں امام کے اندر کھڑے ہونے کو منع فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام کو کچھ نہ کچھ محراب سے باہر ضرور کھڑا ہونا چاہیے تا کہ مقتدیوں پر امام کا حال مشتبہ نہ رہے اور وہ اسے

دیکھ کررکوع سجودادا کرسکیں۔اس کی ممانعت کی دوسری وجہ یہ بیان فرمائی کہ:''اہل کتاب سے تشبہ (ہے)'اس بناء پر جانبین میں مقتدیوں کے لیے کوئی اشتباہ نہ ہونے کے باوجودبھی امام کامحراب میں قیام مکروہ تنزیہی ہے۔وھوقول الاکثر البتہ جگہ کی تنگی وغیرہ کسی عذر سے ہوتوبالاتفاق کسی قسم کی کراہت نہیں۔ ۲۸۰ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے بھی محراب میں نمازکوتشبہ بالکفار کی وجہ سے مکروہ قراردیاہے۔۲۸۱

لحد کے سنت ہونے کی حکمت

علامہ کاسانی لکھتے ہیں:''ہمارے نزدیک لحد اورامام شافعی کے نزدیک شق مسنون ہے۔امام شافعی کی دلیل اہل مدینہ کے توارث (دستور) سے ہے کہ ان کے ہاں شق کا ہی دستوررائج تھانہ کہ لحد کااوران کا یہ دستورحجت ہے۔ہمارااستدلال نبی اکرم ﷺ کے اس ارشادمبارک سے ہے کہ اللحد لناوالشق لغیرنالحد ہمارااورشق باقی لوگوں کاطریقہ ہے۔دوسری روایت میں اللحد لناوالشق لاہل الکتاب (لحد ہمارااورشق اہل کتاب کادستورہے) کے الفاظ بھی مروی ہیں نیزمروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کاوصال ہواتوصحابہ کرام کے مابین آپ کی قبرکے متعلق اختلاف پیداہواکہ آیاآپ کی قبرمیں لحد بنائی جائے یاشق؟مدینہ منورہ میں حضرت ابوطلحہ انصاری لحد بناتے تھے جبکہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح شق کھودتے تھےتوصحابہ نے دونوں کوہی بلانے کے لیے ایک ایک آدمی بھیج دیا۔اس موقع پرحضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہاکہ اے اللہ اپنے نبی کے لیے ان میں سے بہترطریقے کواختیارفرمااتفاق کی بات دیکھیئے کہ ابوطلحہ گھرمیں مل گئے مگرابوعبیدہ گھرپرنہ ملے اورحضرت عباس مستجاب الدعوات تھے۔(یوں ان کی دعاپوری ہوگئی)۲۸۲۔

قبرمیں دفن کے وقت بیری کارکھنا

بعض لوگوں میں رواج ہے کہ قبرمیں دفن کے وقت بیری کارکھناضروری سمجھتے ہیں اس سے متعلق ایک استفتامولانارشیداحمد گنگوہی صاحب کے سامنے پیش ہواچنانچہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:''اس کاضروری سمجھنابدعت ہے اوربیری کی خصوصیت میں مشابہت رفاض کی ہے لہذا اس کوترک کرناچاہیے اوراس کی کچھ اصل نہیں۔''۲۸۳۔

☆حقیقت کی تین قسمیں ہیں نمبر۱: متعذرہ نمبر۲: مہجورہ، نمبر۳: مستعملہ☆

کھانے پینے کی چیزیں قبرستان لے جانا

اسی طرح کچھ لوگ کھانے پینے کی چیزیں مردہ کے ساتھ قبرستان میں لے جاتے ہیں اس سے متعلق مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں: ''توشہ مردہ کے ساتھ لے جانا عادت یہود اور ہنود و کفار کی ہے من تشبہ بقوم فھو منھم سو اگر جو کوئی رسم کسی کافر کی لیوے گا وہ کفار میں شمار ہوگا پس توشہ مردہ کے ساتھ ہرگز کہیں قرون ثلثہ میں ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ فعل کفار کا ہے سو اس کا کرنا بدعت اور گناہ ہے ہرگز درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جس میں ذرا سی مشابہت کفار سے ہوتی ہو منع فرمایا چنانچہ احادیث اس امور سے پر ہیں۔ پس اس فعل کو مردود و گناہ جان کر ترک کرنا واجب ہے۔''۲۸۴۔

دعا میں بحق رسول اللہ و ولی اللہ کہنا

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ دعا میں بحق رسول اللہ و ولی اللہ کہنا کیسا ہے اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔ ''بحق فلاں کہنا درست ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو تو نے اپنے احسان سے وعدہ فرمالیا ہے اس کے ذریعہ سے مانگتا ہوں مگر معتزلہ اور شیعہ کے نزدیک حق تعالی پر حق لازم ہے اور وہ بحق فلاں کے یہی معنی مراد رکھتے ہیں۔ سو اس واسطے معنی موہم اور مشابہ معتزلہ ہو گئے تھے لہذا فقہا نے اس لفظ کا بولنا منع کر دیا ہے تو بہتر ہے کہ ایسا لفظ نہ کہے جو رافضیوں کے ساتھ تشابہ ہو جاوے۔ ۲۸۵۔ یعنی ایسا لفظ کہنا فی نفسہ جائز تھا مگر تشبہ بالروافض کی وجہ سے منع کر دیا گیا۔

عربی متن کے بغیر صرف ترجمہ قرآن چھاپنا

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سے سوال ہوا کہ عربی متن کے بغیر صرف ترجمہ قرآن چھاپنے کا کیا حکم ہے جواب میں لکھتے ہیں: ''یہ بالکل یقینی ہے کہ اس وقت کتاب الہی کا ترجمہ غیر حامل المتن جداگانہ شائع کرنا اہل کتاب کے ساتھ تشبہ ہے ایسے امر میں جو عرفاً وعادۃً ان کے خصائص میں سے ہے سو اول تو ان کے ساتھ تشبہ ہی مذموم ہے پھر خصوص جب وہ تشبہ امر متعلق بالدین میں ہو کہ تشبہ فی الامر الدنیاوی سے تشبہ فی الامر الدینی اشد ہے حضرت عبداللہ بن سلام کے گوشت شتر چھوڑنے پر آیت یاایھاالذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولاتتبعوا خطوات الشیطن نازل ہونا اور رسول اللہ ﷺ کا تبتل اور ترہب کا انکار فرمانا اس کی کافی دلیل ہے۔ ۲۸۶۔

پھراس کی ممانعت کے اور بھی کئی اسباب گنوائے اور یہ بھی بتایا کہ اگر یہ طریقہ رواج پا گیاتوتورات وانجیل کی طرح قران کے بھی ضائع ہونے کا احتمال قوی ہے اورحفاظت اصل قران کی فرض ہے اوراس کااخلال حرام ہے آخر پراس ترجمہ کے خریدنے وہبہ کرنے کے متعلق فرماتے ہیں:''ایسے ترجمہ کواگرکوئی شخص نہ بقیمت لے اورنہ بلاقیمت توپھرایسے تراجم کاسلسلہ بندہوجاوے اور لینے کی صورت میں سلسلہ جاری رہے گاپس ایسے ترجمہ کاخریدنایاہدیہ میں قبول کرنااعانت ہوگی ایک امرناجائز کی اس لیے یہ بھی ناجائز ہے۔''۲۸۷۔

مولاناشمس الحق افغانی صاحب عربی متن کے بغیرصرف ترجمہ قران شائع کرنے سے متعلق فرماتے ہیں:''ترجمہ قرآن عربی متن کے بغیر شائع کرنے میں حسب ذیل مفاسدہیں خواہ کتنی ہی نیک نیتی پرمبنی ہو:۔

۱۔اس میں سلف صالحین کی مخالفت ہے ۔کیونکہ انہو ں نے باوجودضرورت مذکورہ کے ایسانہیں کیا۔حالانکہ غیرمسلموں میں اشاعت اسلام وقران کاجذبہ ہم سے بدرجہازیادہ موجودتھا۔

۲۔نیزایساکرنے میں عیسائیوں کی تقلید ہے کہ انہوں نے تورات وانجیل کے متعلق ایساکیا۔

۳۔ترجمہ قران لکھنے والا اپنے ترجمہ کوخداکی طرف منسوب کرتاہے اوراس کوقول خدااورجزوایمان قراردیتاہے۔ایسی صورت میں اگراس کے ساتھ عربی متن موجودنہ ہوتویہ کیسے معلوم ہوگاکہ یہ مترجم کی اپنی رائے ہےجس کووہ قران کےترجمہ کے نام پیش کررہاہے یاواقعی قران اورخداوندتعالی کاحکم ہے۔

۴۔صرف ترجمہ پراکتفاکرنے سے مسلمانوں کی نگاہ الفاظ قرانی کی حفاظت سے ہٹ کرصرف ترجمہ پرمرتکزہوجائے گی اوررفتہ رفتہ عربی متن کی اہمیت ختم ہوکرتراجم میں باہمی اختلافات کی وجہ سے تحریف وتبدیل قران کادروزاہ کھل جائے گاجیسے عیسائیوں میں ہوااوروحدت قران کی متاع عزیز کی نعمت کبری سے جومسلمانوں کے لیے اساس ایمان ہے وہ محروم ہوجائیں گے۔

۵۔اس کے علاوہ عربی زبان جولسان قران ہے اس کی اہمیت بھی مسلمانوں میں ختم ہوجائے گی جیساکہ اس قسم کے تراجم سے عبرانی زبان اورلسان تورات وانجیل کاانجام ہوا۔

۶۔الفاظ قران جس کے ایک ایک حرف پردس دس نیکیوں کاوعدہ ہے اس سے بھی بتدریج مسلمانوں کےمحروم ہوجانے کاخطرہ ہے جیسے اہل کتاب کاحشرہواوہی ہمارابھی ہوگا۔

۷۔ہدایت کے لیے صرف ترجمہ چنداں موثرنہیں'بلکہ بڑااثرالفاظ قرانی میں ہے جب مضامین قران

کو جاذب قلوب اور پرشکوہ الفاظ سے علیحدہ کیا جائے گا تو ان میں ہدایت کی وہ روح باقی نہ رہے گی جو عبارت قرانی کے ساتھ منصوص ہے۔

ان مفاسد کی وجہ سے بلا متن تراجم کی اشاعت درست نہیں۔اس لیے سلف صالحین نے باوجود کثرت کفار اور شدید حرص تبلیغ کے ایسا نہ کیا'' ۲۸۸۔مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں اردو ترجمہ قران کو اردو قران کہنا جائز نہیں اور چھاپنا بھی۔۲۸۹۔

قران کریم پڑھنے میں اہل ہنود کی مطابقت

مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری صاحب سے سوال ہوا کہ اہل ہنود گرنتھ صاحب کو دس یا سات یا تین یوم میں ختم کراتے ہیں ایک شخص پڑھتا رہتا ہے دوسرے اہل ہنود سنا کرتے ہیں اس صورت میں کیا مشابہت ہو جاتی ہے یا کہ نہیں اسی طرح آخر میں ہنود نقدی دیتے ہیں اس طریق پر قران کریم کا شریعت غرا میں پڑھنا اور ختم کرنا کیسا ہے جواب میں لکھتے ہیں:''بری چیز میں مشابہت ہونا منع ہے اور ایسے ہی ان کے مشابہ بننے کی غرض سے نیک کام کرنا اور یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ ہماری شریعت میں جو کام عبادت ہو وہ غیروں میں رواج پا جائے تو ہمارے اوپر منع ہو جائے'' ۲۹۰۔پھر اس سے متعلقہ کچھ عبارات نقل کی ہیں پھر نقدی دینے سے متعلق لکھتے ہیں کہ ''نقدی وغیرہ دینا اگر مزدوری کے طریق پر مشروطا اور معروفا ہو تو ممنوع ہے اگر پڑھنے والے نے للٰہیت سے پڑھا اور دوسرے نے بھی للٰہیت سے بدون غرض تشبیہ کچھ دیا تو یہ ممنوع نہیں گزر چکا کہ مطلقا مشابہت ممنوع نہیں ہے۔۲۹۱۔

..................(جاری ہے)

حواشی

۲۵۲۔ابن الصلاح' ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن' م ۶۴۳ھ' فتاوی ابن الصلاح ج ۲ ص ۴۷۳' محقق موفق عبد اللہ عبد القادر' مکتبۃ العلوم والحکم عالم الکتب بیروت' الطبعۃ الاولی ۱۴۰۷ھ

۲۵۳۔سعیدی' غلام رسول' نعم الباری ج ۱۲ ص ۳۸۷

۲۵۴۔مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: افعال طبعیہ ص ۱۴۔۱۵

۲۵۵۔سورۃ الاعراف آیت ۳۲

۲۵۶۔ابن کثیر' ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی' م ۷۷۴' تفسیر القرآن العظیم (ابن

کثیر) ج ۳ ص ۳۶۷

۲۵۷۔النسفی' علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود م ۷۱۰ھ مدارک التنزیل وحقائق التاویل ج ۲ ص ۴۷

۲۵۸۔پانی پتی' قاضی ثناء اللہ م ۱۲۲۵ھ تفسیر مظہری ج ۳ ص ۳۴۷

۲۵۹۔سیوطی' علامہ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر م ۹۱۱ھ در منشور ج ۳ ص ۴۴۶' دارالفکر بیروت لبنان' طبع ندارد

۲۶۰۔یوسف' مولانا صلاح الدین' تفسیر مکہ ص ۴۱۶

۲۶۱۔نعیمی 'مولانا نوراللہ' فتاوی نوریہ ج ۴ ص ۵۳۳' دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور اوکاڑہ' اشاعت چہارم ۲۰۰۵ء

۲۶۲۔نظام الدین' ملا' فتاوی ہندیہ' کتاب الکراھیۃ الباب الخامس فی آداب المسجد' ج ۹ ص ۵۶

۲۶۳۔بریلوی' احمد رضا خان' م ۱۹۲۱ء' فتاوی رضویہ ج ۸ ص ۶۳۴' بتصرف

۲۶۴۔نظام الدین' ملا' فتاوی ہندیہ' کتاب السیر باب الارتداد ج ۳ ص ۴۸۰-۸۱

۲۶۵۔امجدی 'مولانا جلال الدین احمد' فتاوی فیض الرسول ج ۳ ص ۴۱۰' شبیر برادرز اردو بازار لاہور' اشاعت ۱۹۹۳ء

۲۶۶۔بریلوی' احمد رضا خان' م ۱۹۲۱ء' فتاوی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۵۹

۲۶۷۔سورۃ الانعام آیت ۱۳۸ ۲۶۸۔محولا بالا ج ۲۳ ص ۲۶۰

۲۶۹۔سورۃ الانعام آیت' ۱۶۴

۲۷۰۔بریلوی' احمد رضا خان' م ۱۹۲۱ء' فتاوی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۶۳

۲۷۱۔تھانوی' اشرف علی' م ۱۳۶۲ھ امداد الفتاوی ج ۴ ص ۱۲۴' مطبع مجتبائی دہلی' ط گردید

۲۷۲۔ابوداؤد' سلیمان بن اشعث 'م ۲۷۵ھ' سنن ابی داؤد' جز ۴ ص ۲۱۹' باب فی ردالارجاء' حدیث ۴۶۷۸

۲۷۳۔کاسانی 'ابی بکر علاء الدین بن مسعود' م ۵۸۷ھ' بدائع الصنائع کتاب الصلوۃ باب فی مایستحب فی الصلوۃ وما یکرہ فیہا ج ۱ ص ۶۷۷

۲۷۴۔کاسانی' ابی بکر علاء الدین بن مسعود' م ۵۸۷ھ' بدائع الصنائع کتاب الصلوۃ باب فی مایستحب فی الصلوۃ ما یکرہ فیہا ج ۱ ص ۶۸۰

۲۷۵۔ایضا ج ۱ ص ۶۷۹ ۲۷۶۔ایضا' ج ۱ ص ۶۷۹

۲۷۷۔ایضا' ج ۱ ص ۶۷۹

☆ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ نکاح بھی عقد مالی ہے ☆

۲۷۸۔مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: قاسمی'مفتی زین الاسلام الہ آبادی' چند اہم عصری مسائل ص ۳۲۔۱۲۶' مکتبہ دارالعلوم دیوبند یوپی انڈیا۔۲۴۷۵۵۴ 'اشاعت ۲۰۱۲ء'ط ندارد

۲۷۹۔قاسمی' زین الاسلام' ماہنامہ دارالعلوم' کرسی پر نماز (ایک مفصل فتوی)' جون ۲۰۱۱ء' شمارہ ۶' ج ۹۵' رجب ۱۴۳۲ھ

۲۸۰۔رشید احمد' مفتی' احسن الفتاوی ج ۳ ص ۳۱۱' ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی' ط سوم ۱۴۰۷ھ

۲۸۱۔مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: امرتسری' مولانا ثناء اللہ' فتاوی ثنائیہ ج اول ص ۶۷۔۲۷۴' مکتبہ ثنائیہ بلاک ۱۹' سرگودھا' مرتب داؤد راز' اشاعت ۲۰۰۶ء' ط ندارد

۲۸۲۔کاسانی' ابی بکر علاء الدین بن مسعود' م ۵۸۷ھ' بدائع الصنائع' کتاب الصلوۃ باب فی الصلوۃ الجنازہ' ج ۱ ص ۹۸۲

۲۸۳۔گنگوہی' مولانا رشید احمد' م ۱۳۲۳ھ' فتاوی رشیدیہ کتاب البدعات والشرک ج ۲ ص ۱۵۵' میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی' ط ن۔م

۲۸۴۔ایضا' کتاب البدعات ج ۳ ص ۹۱

۲۸۵۔ایضا' کتاب الحظر والاباحۃ ج ۱ ص ۶۳

۲۸۶۔مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: تھانوی' اشرف علی' م ۱۳۶۲ھ' بوادر النوادر ص ۳۱۷' ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور' ط اول ۱۹۸۵ء

۲۸۷۔ایضا ص ۳۲۰

۲۸۸۔دیکھیے: افغانی' شمس الحق' عربی متن کے بغیر ترجمہ قران کے مفاسد' ماہنامہ الحق ص ۲۹۔۲۸' محرم الحرام ۱۳۸۶ھ بمطابق مئی ۱۹۶۶ء' جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ۸' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۲۸۹۔محمد شفیع' مفتی' م ۱۹۶۹ء' تفسیر معارف القرآن ۶ ص ۵۵۲

۲۹۰۔نعیمی' مولانا نور اللہ' فتاوی نوریہ کتاب الحظر والاباحۃ ج ۴ ص ۶۰۸

۲۹۱۔نعیمی' مولانا نور اللہ' فتاوی نوریہ کتاب الحظر والاباحۃ ج ۴ ص ۶۰۸